Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily **ALFAZL** RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ — قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ ۲۹ نبوت ۱۳۵۷ہش ۲۹ نومبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۷۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ نومبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ حاجی محمد رمضان صاحب ممبر لجنہ اماء اللہ نادی بتقاضائے عمر بہت بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفا عطا فرمائے۔ محترمہ مسز رمضان صاحبہ بہت مخلص، نیک اور بزرگ خاتون ہیں۔ مکرم حاجی رمضان صاحب پہلے شخص تھے جنہوں نے جزائر فجی میں بیعت کرکے احمدیت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔

(سجاد احمد خالد مبلغ فجی)

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ بیگم میاں تیمور احمد صاحب چغتائی لاہور میں بیمار ہیں۔ صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے۔

(امینہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر بشارت منیر مرزا صاحب آف امریکہ حال ربوہ)

زعماء کرام انصار اللہ سے گذارش

ہمارا مالی سال یکم جنوری سے شروع ہو کر ۳۱ دسمبر کو ختم ہوتا ہے۔ چونکہ سالِ رواں کے اختتام میں بہت تھوڑی مدت باقی رہ گئی ہے اس لئے زعماء کرام سے درخواست ہے کہ بجٹ کی بقیہ رقم وصول کر کے جلد ارسال فرماویں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بدل و جان یہ پختہ عزم او عہد کرلیں کہ آپنے ضرور جلسہ سالانہ میں شامل ہونا ہے

جلسہ میں شامل ہونے کیلئے جو احباب محض للہ تکلیفِ سفر اٹھائیں گے خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے۔ آمین

"کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہو گا کہ پہلے ہی سے اِس جلسے میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچِ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دِقّت سرمایۂ سفر میسّر آجاوے گا۔ گویا یہ سفر مُفت میسّر ہو جائے گا۔ اور بہتر ہو گا کہ جو صاحب احباب میں سے اِس تجویز کو منظور کریں وہ مُجھ کو ابھی بذریعہ اپنی تحریرِ خاص کے اطلاع دیں تا کہ ایک علیحدہ فہرست میں اُن تمام احباب کے نام محفوظ رہیں کہ جو حتّی الوسع والطّاقت تاریخ مقررہ پر حاضر ہونے کے لئے اپنی آئندہ زندگی کے لئے عہد کر لیں اور بدل و جان پختہ عزم سے حاضر ہو جایا کریں بجز ایسی صُورت کے کہ ایسے مواقع پیش آجائیں جن میں سفر کرنا اپنی حدِّ اختیار سے باہر ہو جائے اور اب جو ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو دینی مشورہ کے لئے جلسہ کیا گیا، اِس جلسہ پر جس قدر احباب محض لِلّٰہ تکلیفِ سفر اُٹھا کر حاضر ہوئے خُدا اُن کو جزائے خیر بخشے اور اُن کے ہر یک قدم کا ثواب اُن کو عطا فرماوے۔ آمین ثمّ آمین!!

(آسمانی فیصلہ صفحات ۱تا د)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو گا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسبِ سابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء (منگل، بدھ، جمعرات) کو مرکزِ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہو گا، انشاء اللہ۔ احبابِ جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد دہلوی پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر الفضل ...

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۷ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ
۲۹ نبوت ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایت سے محروم کرنے والا سب سے زیادہ گمراہ کن فریب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اِس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ اس کا کوئی مامور بھی تو ایسا نہیں گزرا جس کا اُس کے زمانہ کے لوگوں نے انکار نہ کیا ہو اور اُس کا تمسخر نہ اُڑایا ہو اور اُس کی صداقت کو آشکار کرنے والے آسمانی نشانوں کو نہ جھٹلایا ہو۔ ساتھ ہی اُس نے اِس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ ایسے لوگوں کو دنیا کی محبت نے اندھا کر رکھا تھا اور وہ دنیا کی بے پناہ کشش کی وجہ سے دھوکہ میں پڑے ہوئے تھے۔

حقیقت یہی ہے کہ دنیا کی محبت ہی لوگوں کی گمراہی کا اصل سبب ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے ہی وہ مامور من اللہ کو شناخت کرنے اور راہِ ہدایت کو اختیار کرنے سے محروم رہتے ہیں۔ جو لوگ حد سے زیادہ دنیا کی محبت میں گرفتار اور اس کی زینتوں میں کھوئے ہوئے ہوتے ہیں اور کسی صورت بھی قبولِ حق پر آمادہ نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ اپنے مامور کو انہیں اُن کے حال پر چھوڑ دینے کا حکم دے دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ وہ ان کی ہدایت یابی کے لئے زیادہ فکرمند نہ ہو البتہ انہیں نصیحت کرتا رہے تا اگر اُن میں سے کسی کا ہدایت پانا مقدر ہو تو وہ راہِ ہدایت کی طرف آ جائے۔ باقی سے وہ (یعنی خدا تعالیٰ) خود نمٹ لے گا۔ چنانچہ جب کفارِ مکہ دنیا کی محبت میں گرفتار رہنے کی وجہ سے تکذیب اور تمسخر سے کسی صورت باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:-

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ (الانعام آیت ۷۱)

ترجمہ:- اور ان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل کود کا مشغلہ بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں فریب دیا ہوا ہے اور اس قرآن کے ذریعہ نصیحت کر مبادا کوئی جان اپنی کرتوت کے بدلے ہلاکت کا منہ دیکھے (اُس وقت) اُس کا نہ تو اللہ کے سوا کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے آگے چل کر بتایا ہے کہ جب قیامت کے دن ایسے لوگوں پر اپنی گمراہی منکشف ہو جائے گی اور وہ جان لیں گے کہ وہ حق کا انکار کرنے اور مامور من اللہ کا تمسخر اڑانے کی وجہ سے کیفرِ کردار کو پہنچنے والے ہیں تو وہ خود اپنی زبان سے اِس امر کا اقرار کریں گے کہ انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا اور اگر وہ دنیا کی محبت میں گرفتار نہ ہوتے تو مامور من اللہ اور اس کے متبعین کے ساتھ ظالمانہ سلوک کبھی روا نہ رکھتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی خود اپنے خلاف گواہی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ○ (الانعام آیت ۱۳۱)

ترجمہ:- اے جنوں اور انسانوں کے گروہ (بتاؤ تو سہی) کیا تمہیں میں سے پیغامبر تمہارے پاس نہیں آئے تھے۔ وہ ہمارے احکام تمہیں پڑھ کر سناتے تھے اور تمہیں اِس دن کی حاضری سے ڈراتے تھے۔ وہ کہیں گے ہم (اقراری مجرم ہوتے ہوئے) اپنے ہی خلاف گواہی دیتے ہیں۔ اور درحقیقت ان کو دنیوی زندگی نے فریب دیئے رکھا۔ اور (اب) انہوں نے اپنے ہی خلاف گواہی دی کہ (بے شک) وہ منکر تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ انہیں اپنے کئے کی سزا مل کر رہے گی اور اُن کا سب سے بڑا جرم جس کی وجہ سے انہیں سزا ملے گی دنیا کی محبت ہی ہوگی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کے بُرے انجام پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتا ہے:-

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ○ (الجاثیہ آیت ۳۶)

ترجمہ:- یہ اس لئے ہوگا کہ تم نے اللہ کے نشانوں کو ہنسی کا موجب بنا لیا تھا اور دنیا کی زندگی نے تم کو دھوکا دے دیا تھا۔ پس آج نہ تو وہ اس عذاب سے نکالے جائیں گے اور نہ اُن کی طرف سے خدا کو راضی کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ لوگوں کی گمراہی اور ہلاکت کا سب سے بڑا سبب دنیا کی محبت اور دنیا میں اُن کا حد سے زیادہ استغراق ہی ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○ (الاعراف آیت ۱۸۰)

ترجمہ:- اُن کے دل تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سمجھتے نہیں، اور ان کی آنکھیں تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ دیکھتے نہیں، اور ان کے کان تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سنتے نہیں۔ وہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر۔ وہ بالکل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

دنیا کی محبت اور اس میں حد سے زیادہ استغراق لوگوں کو قبولِ حق سے اِس لئے محروم رکھتا ہے اور اِس لئے اُن سے مامورینِ الٰہی کی ہنسی اُڑواتا اور آسمانی نشانوں کی تکذیب کراتا ہے کہ یہ بُرائی کسی میں ایک دفعہ جڑ پکڑ جائے تو پھر اُس کے لئے اُس سے چھٹکارا حاصل کرنا ناممکن نہیں تو ازحد مشکل ہو جاتا ہے۔ اِسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"آج کل مخلوق پر دنیا کی حُبّ حد سے زیادہ غالب ہے۔ اس کو ہم نکالنا چاہتے ہیں اور اسی کو نکالنا سب سے زیادہ مشکل کام ہے۔ لکھا ہے کہ سب سے آخر جو چیز نفس سے نکلتی ہے وہ دنیا کی محبت ہے۔"

(ارشاد مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۰۶ء بحوالہ ملفوظات جلد نہم صفحہ ۵۸)

اور پھر حضور علیہ السلام اِس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ دنیا کی محبت سے چھٹکارا حاصل کرنا کیوں ازحد مشکل ہوتا ہے، فرماتے ہیں:-

"دنیادار دنیا کے ہمّ و غم میں ایسا غرق ہوتا ہے کہ انجام کار اُسے بھولے سے بھی خیال نہیں گزرتا اور جس طرح ایک خارش والا بس نہیں کرتا جب تک کہ خون نہ نکل آوے اسی طرح وہ بھی سیر نہیں ہوتا اور کتے کی طرح اپنا خون آپ پیتا ہے اور جانتا نہیں کہ دنیا کی زندگی چیز ہی کیا ہے۔ اِسی واسطے اللہ کریم نے مسلمانوں کو غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کی دعا سکھائی ہے کہ جو لوگ اسی دنیا کے کیڑے ہوتے ہیں اور اِسی دنیا کی خاطر رسولوں اور نبیوں کا انکار کر دیتے ہیں اور پھر اسی دنیا میں ہی ان پر عذاب نازل ہوتا ہے ان میں شامل ہونے سے بچا۔ یہ بڑے خطرہ کا مقام ہے۔"

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء بحوالہ ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۶۹)

سٹیج ٹکٹ کے متعلق اعلان

انشاء اللہ ۳۰ نومبر تک ٹکٹ سٹیج چھپ جائیں گے۔ جو بہنیں سٹیج کا ٹکٹ لینے کی حقدار بنتی ہیں وہ اپنی وجہ استحقاق لکھ کر اور خط پر اپنا پورا پتہ لکھ کر ٹکٹ منگوا لیں۔ ۲۶ دسمبر کو کوئی ٹکٹ نہیں دیا جائے گا۔ اِسی طرح حلقہ خاص کا ٹکٹ بھی وقت سے قبل منگوا لیں۔ خط پر پورا پتہ لکھیں اور ناموں کی فہرست کے ساتھ یہ وضاحت ہو کہ یہ نام بچوں کے ہیں یا بڑوں کے۔

لجنات کی صدر بھی اِس کا اپنی اپنی لجنہ میں اعلان کرتی رہیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کی دو عظیم برکات

(مکرم مولوی اقبال احمد صاحب نجم سابق مبلغ سپین)

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے جماعت کو ایک عظیم نظام بخشا ہے اور نظام خلافت کے ماتحت ہو کر احباب جماعت خدا تعالیٰ کی عظیم نعمتوں کے وارث ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ۔

آج تمہارا دین مکمل ہو گیا ہے۔ اور قرآن کریم کی تکمیل کے ساتھ ہی ہم نے بنی نوع انسان کے لئے اپنی نعمت کو بھی مکمل کر دیا ہے۔

قرآن کریم وہ عظیم نعمت ہے جو خدائے عرش نے دنیا پر نازل فرمائی۔ لیکن بد قسمتی سے اس نعمت کی مسلمانوں نے ناقدری کی اور یہ ثریا پر جا پہنچی۔ جس کی خبر پہلے سے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ چنانچہ بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعہ جلد ۳ صفحہ ۱۲۵ مصری پر لکھا ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال کنا جلوساً عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانزلت علیہ سورۃ الجمعۃ وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ۔ قیل من ھم یا رسول اللہ فلم یراجعہ حتی سأل ثلاثاً وفینا سلمان الفارسی وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال او رجل من ھؤلاء۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی جس میں یہ آیت بھی تھی وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ حضور سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ کون لوگ ہیں جن کا اس آیت میں ذکر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا حتی کہ حضور سے تین بار پوچھا گیا۔ اسی مجلس میں حضرت سلمان فارسی بھی بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر چلا جائے گا۔ تو ان (اہل فارس) میں سے ایک شخص یا ایک سے زائد اشخاص اس کو جا پہنچیں گے اور لے آئیں گے

پس ایمان کا تعلق اعمال صالحہ سے ہے۔ اور ایمان صالحہ کے بجا لانے سے ہی ایمان پختہ ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تشریف لا کر قرآن کریم میں بیان کردہ احکام کا فلسفہ بیان فرمایا۔ اور آپ نے اور آپ کے خلفاء نے موقعہ کی مناسبت سے جماعت کو یہ بھی بتایا کہ اب کون سے اعمال بجا لانے کا موقعہ ہے۔ چنانچہ مختلف تحریکات مختلف وقتوں میں ہوتی رہی ہیں۔ لیکن ایک عظیم تحریک جو دائمی حیثیت رکھتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو اس کی طرف بہت توجہ دلائی ہے۔ اور خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی وقتاً فوقتاً اسی تحریک کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے مختلف اقدامات کئے ہیں وہ ہے قرآن کریم کو پڑھنے پڑھانے اور سیکھنے اور دوسروں کو سکھلانے کی تحریک۔

اور اس طرح ان فارسی الاصل مردان نے رسول پاکؐ کے فرمان کو پورا فرما دیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

"تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ الخیر کلہ فی القرآن۔ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہی ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے.... خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے۔ جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی ہے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی۔ اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے..... یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۴، ۲۵)

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے یکم جولائی ۱۹۶۶ء کو ایک اہم خطبہ ارشاد فرمایا جس میں جماعت کو اور احباب جماعت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی۔ اور خاص طور پر جماعت کے عہدہ داران کو اپنے فرائض پورے کرنے کے لئے پرزور حکم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"میں پھر تمام جماعتوں کو تمام عہدہ داران خصوصاً امراء اضلاع کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ قرآن کریم کا سیکھنا جاننا' اس کے علوم کو حاصل کرنا' اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قرب الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس میں آپ کو ایک دفعہ پھر آگاہ کرتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا۔ نہ مرد نہ عورت نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو۔ اور جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور پھر انہیں نبھانے کی توفیق دے اور مجھے بھی توفیق دے کہ جب تک آپ اس بنیادی مقصد کو حاصل نہیں کر لیتے اس رنگ میں آپ کی نگرانی کرتا رہوں جس رنگ میں نگرانی کرنے کی ذمہ داری مجھ پر عائد کی گئی ہے وما توفیقنا الا باللہ" (الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ء صفحہ ۳)

حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کے ابتدا میں اس اہم ضرورت کی طرف نشان دہی فرمائی۔ کہ ہمیں قرآن کریم آنا چاہیئے تاکہ پھر دوسروں کو سکھا سکیں اور نظام جماعت اور ضلعی نظاموں کو خاص طور پر اس کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ آپ کا زمانہ فتوحات کا زمانہ ہے اور کثرت سے سعید روحوں نے جماعت میں شامل ہونا ہے۔ اور شامل ہو رہی ہیں اگر ہمیں قرآن کا وہ فہم اور وہ مطلب آتا نہیں ہوگا جو حضرت حکم عدل علیہ السلام نے ہمیں بتایا ہے تو ہم دوسروں کو کیسے سکھا سکیں گے۔ نئے آنے والوں کی تربیت کے لئے اور پرانے اور ان کی اولادوں کی روحانی ترقی کے لئے بہت ضروری ہے کہ قرآن کریم سے متعلق جو سکیم حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے سامنے رکھی اس پر تندہی سے عمل کیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔

"ایک دن جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت دعاؤں میں مصروف تھا۔ اس وقت عالم بیداری میں میں نے دیکھا کہ جس طرح بجلی چمکتی ہے اور زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک روشن کر دیتی ہے اس طرح ایک نور ظاہر ہوا۔ اور اس نے زمین کو ایک کنارے سے لے کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے کنارے تک ڈھانپ لیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ اسی نور کا ایک حصہ جیسے جمع ہو رہا ہے۔ پھر اس نے الفاظ کا جامہ پہنا۔ اور ایک پُرشوکت آواز فضا میں گونجی۔ جو اس نور سے ہی بنی ہوئی تھی اور وہ یہ تھی

بُشریٰ لَکُم

یہ ایک بڑی بشارت تھی۔ لیکن اس کا ظاہر کرنا ضروری نہ تھا۔ ہاں دل میں ایک خلش تھی اور خواہش تھی کہ جس نور کو میں نے زمین کو ڈھانپتے ہوئے دیکھا ہے۔ جس نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک زمین کو منور کر دیا ہے، اس کی تعبیر بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مجھے سمجھائے چنانچہ وہ ہمارا خدا جو بڑا ہی فضل کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔ اس نے خود اس کی تعبیر اس طرح سمجھائی کہ گزشتہ پیر کے دن میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا۔ اور تیسری رکعت کے قیام میں بیٹھا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرف میں لے لیا ہے۔ اور اس وقت مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ جو نور میں نے اس دن دیکھا تھا۔ وہ قرآن کا نور ہے وہ تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی سکیم کے ماتحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہم میں برکت ڈالیگا اور انوار قرآن اسی طرح زمین پر محیط ہو جائیں گے جس طرح اس نور کو میں نے زمین پر محیط ہوتے دیکھا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

یہ ہیں وہ دو عظیم برکتیں جو خلافت ثالثہ میں تعلیم القرآن سکیم اور وقف عارضی کی سکیم کی شکل میں جماعت کے لئے نازل ہوئی ہیں۔ اب یہ جماعت کی ذمہ واری ہے کہ وہ ان ہر دو تحریکات کو کامیابی کے ساتھ آگے بڑھائے تاکہ انوار الٰہی جلد از جلد دنیا کو گھیر لیں آپ نے ان ہر دو سکیم کو چلانے کے لئے موصی حضرات کو ہی ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ اور موصی حضرات کو منظم فرماتے ہوئے ہر جگہ ہر صدر اور نائب صدر، مردوں اور مستورات میں سے منتخب کرنے ضروری قرار دیئے ہیں تاکہ وہ خلافت کی طرف سے ڈالی جانے والی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کر سکیں۔ اور جماعتی نظام ان پر نگران ہے کہ وہ کہاں تک اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہو رہے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"پھر میں اس طرف بھی متوجہ ہوا کہ عارضی وقف کی تحریک جو قرآن کریم سیکھنے سکھانے کے متعلق جاری کی گئی ہے۔ اس کا تعلق نظام وصیت کے ساتھ بڑا گہرا ہے۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا اُنزِلَ فِیھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ۔ اس قبرستان میں ہر قسم کی رحمت کو نازل کیا گیا ہے۔ یعنی اس میں دفن ہونے والے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کے وارث ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان تمام نعمتوں کا کب اور کس طرح وارث بنتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک دوسرے الہام میں بتایا۔

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ساری بھلائیاں اور نیکیاں اور سب موجبات رحمت قرآن کریم میں ہیں۔۔۔۔ فرمایا اُنزِلَ فِیھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ کہ اس بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے وہ لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کی تمام برکتوں کے وارث ہوں گے کیونکہ کوئی برکت بھی قرآن کریم سے باہر نہیں۔۔۔۔ اس سے ظاہر ہے کہ موصی صاحبان کا ایک بڑا گہرا اور دائمی تعلق قرآن کریم کے سیکھنے ۔۔۔ اور قرآن کریم کے فضلوں کا وارث بننے سے ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کی ذمہ واری بھی ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کی بعض برکات ایسی بھی ہیں جن کا تعلق اشاعت قرآن سے ہے ۔۔۔ اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم قرآن اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم سے ملحق کر دیا جائے۔"

پھر آپ آگے چل کر فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کرنا ہر موصی کا بحیثیت فرد اور اب موصیوں کی مجلس کا بحیثیت مجلس پہلا اور آخری فرض ہے اور اسی بات کی نگرانی کرنا کہ وقف عارضی کی سکیم کے تحت زیادہ سے زیادہ موصی احباب اور ان کی تحریک پر وہ لوگ حصہ لیں جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی۔۔۔۔ وقف عارضی میں مجھے ہر سال کم از کم پانچ ہزار واقفین چاہئیں۔۔۔۔ تو ہمارے موصی صاحبان کا پہلا کام یہ ہے کہ اپنے گھروں میں قرآن کریم کی تعلیم کا انتظام کریں۔ دوسرا یہ کہ واقفین عارضی (جن کے سپرد قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔) کی تعداد کو پانچ ہزار تک پہنچانے کی کوشش کریں اسی طرح وصیت کرنے والی بہنیں بھی ہر جماعت میں اپنی ایک علیحدہ مجلس بنائیں۔۔۔۔ اور ان روحانی ذمہ واریوں کو نبھانے کی کوشش کریں جو مالی قربانی کے علاوہ نظام وصیت ان پر عائد کر رہا ہے۔"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء ص ۳)

مندرجہ بالا اقتباس احباب کی خدمت میں قرآن کریم کے اس حکم کے تحت پیش کیا گیا۔ کہ فَذَکِّرْ اِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ پس تو ان کے سامنے ذکر کرتا جا اور انہیں سمجھاتا جا۔ یقیناً ذکر اور سمجھانا مومنوں کے گروہ کے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

پس وقف عارضی کی سکیم یکم مئی ۱۹۶۶ء کو شروع ہوئی۔ اور تعلیم القرآن کی سکیم حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۵ اگست ۱۹۶۶ء کو موصی صاحبان کے سپرد کیا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ یہ دونوں تحریکات آپس میں منسلک ہیں کیونکہ ان دونوں کا کام قرآن کریم کے سیکھنے سکھانے کے ساتھ متعلق ہے۔ اب جبکہ ان کو شروع ہوئے ۱۲ سال سے زائد عرصہ ہو چلا ہے بعض جماعتوں میں شدت سے فَذَکِّرْ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ خدا کرے کہ یہ ضرورت کسی قدر ان الفاظ سے پوری ہو جائے۔ اور احباب کرام پُرجوش طریق پر ان عظیم تحریکات میں حصہ لیں۔ اور خلافت کی برکات سے فائدہ اٹھائیں اور خدا تعالیٰ کے ہاں بھی سرخرو ہوں

آمین

زعماء کرام مجالس انصار اللہ آئندہ سال کا بجٹ جلد بھجوائیں

مالی امور میں تیاری بجٹ کے کام کو اولیت حاصل ہے۔ جیسا کہ احباب کرام کو علم ہے کہ ہمارا آئندہ سال کا مرکزی بجٹ ۳,۲۴۸/۰۰۰ روپے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تجویز ہوا۔ جس کی حضور ایدہ اللہ نے منظوری عطا فرمائی ہے۔ اس اضافہ شدہ بجٹ کو پورا کرنے کی ذمہ واری ہم سب پر عائد ہوتی ہے۔ لہذا زعماء کرام سے التماس ہے کہ

ا۔ بجٹ تیار کرتے وقت جملہ اراکین انصار اللہ کو شامل بجٹ کیا جائے

ب۔ بجٹ میں انصار اللہ کی صحیح آمدنیاں درج کر کے شرح کے مطابق بجٹ تشخیص کیا جائے۔

ج۔ جس قدر جلد ممکن ہوسکے بجٹ ۱۹۷۹ء تیار کر کے مرکز میں ارسال فرماویں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

صدقہ برائے علاج نادار مریضاں

مورخہ ۱/۸/۷۸ تا ۱۵/۸/۷۸ کی جو فہرست شائع ہوئی ہے اس میں مبلغ ۷۵ روپے بذریعہ چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ شائع ہوئے ہیں۔ دراصل یہ حسب ذیل احباب کی طرف سے صدقہ نادار مریضاں ہے جزاکم اللہ

(۱)	مرزا محمد حسین صاحب H.O.C.E.R سوسائٹی کراچی	۲۵۔۰۰
(۲)	بیگم صاحبہ " " " "	۱۰۔۰۰
۳۔	بیوی لیفٹیننٹ مرزا ارشد حسین صاحب ابن مرزا محمد حسین صاحب	۲۰۔۰۰
۴۔	لبنیٰ مرزا صاحبہ بنت " " " "	۱۰۔۰۰
۵۔	عذرا مرزا صاحبہ " " " "	۱۰۔۰۰
	میزان =	۷۵۔۰۰

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(۷)

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان ۔ بلاک وی ۔ ڈیرہ غازیخان

دنیا میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کرنے والے بہت سے بزرگ گزرے ہیں اور انھوں نے اپنے طور پر جذبات عشق کا اظہار تحریر و تقریر اور اشعار میں کیا ہے اگر ان سب کو جمع کیا جائے اور ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صرف ایک شعر سے مقابلہ کیا جائے تو لامحالہ وہ تمام اس ایک شعر کے برابر بھی نہیں ہو سکتے ۔ وہ شعر یہ ہے :- ؎

"بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم"

غور فرمایئے کہ اس میں کس والہانہ انداز میں آپؑ نے اپنے دلی جذبات کی ترجمانی کی ہے اور کہا کہ اگر عشق محمدیؐ کفر ہے تو واللہ میں سب سے بڑا کافر ہوں ۔ کیونکہ میں ان کے عشق میں مست ہو کے خود کھو گیا ہوں ۔ قیامت تک آنے والے لوگ عشق رسولؐ کا دعویٰ کرتے رہیں گے اور اس کی تعریف میں مدح سرائی کریں گے لیکن جو عشق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے آقاؐ سے تھا وہ اس مقام تک نہیں پہنچ سکیں گے ۔

پھر یہ بھی ضروری ہے کہ کامل محبت کامل اطاعت کو چاہتی ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی کامل محبت اور کامل اطاعت کے نتیجہ میں شرف مکالمہ و مخاطبہ کے ساتھ مقام مسیح موعودؑ اور مہدیؑ کا عطا فرمایا ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرو تو آپ کو ہر ہر مقام پر عشق رسولؐ جھلکتا ہوا نظر آئے گا اور یہ صحیح ہے کہ عاشق اپنے معشوق کی پیروی اور اطاعت کو اپنا جزو ایمان سمجھتا ہے اور اس کے رنگ میں رنگین ہونا چاہتا ہے اور یہی کامل عشق ہے ۔ فرمایا :- ؎

"لیکہ من در عشق او ہستم نہاں
من ہمانم من ہمانم من ہماں"

یہ کہ میں سراسر اسی کے عشق میں ڈوب کر نہاں ہو گیا ہوں اور اسی کے رنگ میں رنگین ہوں

نیاز فتحپوری نے کہا تھا کہ لوگوں کا یہ اعتراض کہ مرزا صاحب نے اپنے آپ کو ظلی نبی کہا ۔ کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

"اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نبی کے قدم بہ قدم چلے اور سایہ کی طرح ساتھ رہے ۔ بلاشبہ وہ عاشق رسولؐ تھے"

(ملاحظات نیاز)

پھر محبت اپنے اندر محبوب کے لئے غیرت بھی رکھتی ہے ایک موقعہ پر لیکھرام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لاہور سٹیشن پر سلام کیا تو آپؑ نے منہ پھیر لیا اور کچھ جواب نہ دیا اور فرمایا کہ :-

"وہ ہمارے آقاؐ کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے ۔ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے ۔"

پھر فرمایا کہ :-

"ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان ، اور ماں باپ سے بھی زیادہ پیارا ہے ۔ ناپاک حملے کرتے ہیں"

پھر محبت میں محب اپنے محبوب کی چھوٹی سے چھوٹی بات کی تعمیل اپنا فرض سمجھتا ہے اس کی مثال یہ ہے کہ ایک بار حضورؑ جہلم سفر پر تشریف لے گئے ۔ وہاں رات کو آپ کی چارپائی چھت پر بچھا دی گئی جب آپ آرام کے لئے تشریف لے گئے تو دیکھا کہ چھت پر منڈیر نہیں ہے ۔ فوراً واپس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے جس کی منڈیر نہ ہو ۔ یہ ہے کمال اطاعت ۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ساری زندگی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی اشاعت میں صرف کر دی اور یہی آرزو تھی کہ اسلام کا بول بالا ہو اور ایک جماعت پیدا کر دی جو اسلام کی اشاعت کا جھنڈا اٹھائے ہوئے رواں دواں ہے ۔ یہ سب اس محبت کا نتیجہ ہے جو آپؑ کو اپنے آقاؐ و مطاعؐ سے تھی اور یہی مقصود و مطلوب تھا کہ کسی طرح میرے آقاؐ کا نام بلند ہو اور دین اسلام دنیا پر غالب آجائے اور یہ فیصلہ دیا کہ :-

"اب آسمان کے نیچے کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور دنیا کے لئے کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سارا فارسی ۔ عربی اور اردو کلام جو شعروں میں ہے الفت رسولؐ سے بھرا پڑا ہے صرف اردو کے دو شعر ہدیہ قارئین ہیں فرماتے ہیں :-

"وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے"

غور فرمایئے کہ کس والہانہ پن سے اپنے فیصلے کا اظہار فرمایا ہے کہ :- ؎

"وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے"

اب آخر میں عربی کا ایک شعر درج کرتا ہوں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے میرے محبوب میں تو مر جاؤں گا لیکن تیری محبت میرے دل سے نہ مٹ سکے گی بلکہ مرنے کے بعد بھی میری خاک کے ہر ذرہ سے تیری محبت کی خوشبو ہی آئے گی ۔ ؎

"انی اموت ولا تموت محبتی
یدری بذکرک فی التراب ندائی"

یہ انتہائے عشق ہے ۔ اب بتاؤ کہ دنیا میں کوئی ایسا عاشق پیدا ہوا ہے ؟ یا دنیا اس ایک شعر کی مثال پیدا کر سکتی ہے ؟ ہرگز نہیں ۔ ہرگز نہیں ۔ اللھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد وعلیٰ عبدک المسیح الموعود وبارک وسلم ۔

روحانی خزائن

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :-

"حضرت مسیح موعودؑ کی کتب روحانی خزانے ہیں جن میں قیامت تک کی ضرورتوں کی تفصیلی یا اجمالی تفسیر موجود ہے جس سے ہمیں نور فراست اور ہماری عقلوں کو جلا ملتی ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ احباب ان روحانی خزائن کو پڑھتے رہا کریں ۔"

اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ سہ ماہی امتحانوں میں شریک ہو کر اس ارشاد کی تعمیل کی سعادت حاصل کریں سال رواں کی سہ ماہی چہارم کا امتحان ۹ دسمبر کو ہو گا ۔ نصاب یہ ہے :-

(۱) ترجمہ پارہ ۱۹ ربع دوم
(۲) کتاب "ضرورۃ الامام"
(۳) ظہور مہدیؑ کی علامات ۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

لجنات توجہ کریں!

آئندہ سے تمام عہدیداران لجنہ "شعبہ تنظیم موصیات" کی رپورٹ مندرجہ ذیل شقوں کے مطابق بھجوائیں اور ہر شق کے 5 نمبر ہوں گے ۔

(۱) تعداد موصیات
(۲) کتنی موصیات تعلیم القرآن کا کام کر رہی ہیں؟
(۳) کتنے موصیات سے قرآن پاک ناظرہ اور باترجمہ پڑھ رہے ہیں ؟
(۴) نئی موصیات کی تعداد
(۵) رسالہ "الوصیت" کا پڑھا جانا ، چندہ وصیت کا ادا کرنا اور نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک کرنا وغیرہ کا ذکر کرنا ۔

(سیکرٹری تنظیم موصیات)

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انچارج ڈسپنسری دولت لغاری میرپور خاص سندھ کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے ۔ انھوں نے اس خوشی میں یکصد روپیہ مساجد فنڈ میں ادا کرتے ہوئے قارئین کرام سے استدعا کی ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود اور اس کے دیگر بھائیوں کو اسلام اور احمدیت نیز اپنے والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے ۔ آمین !

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے موصیات

تمام موصی خواتین کی وصیتوں پر نظر ثانی کی جا رہی ہے اِس لئے جماعتِ احمدیہ میں جن خواتین نے وصیت کروا رکھی ہے براہِ کرم وہ جلد از جلد اپنی صدر صاحبہ لجنہ کی تصدیق کے ساتھ اپنے امیر صاحب/صدر صاحب جماعت کی وساطت سے مندرجہ ذیل کوائف مجلس کارپرداز کو بھجوائیں۔ ہر موصیہ کے متعلق ایسی تصدیق الگ کاغذ پر وصیت نمبر کے اندراج کے ساتھ آنی چاہیئے۔ تحریر واضح اور صاف ہونی چاہیئے:۔

۱۔ اپنی وصیت میں انہوں نے جس جائیداد یا آمد کی وصیت کی ہوئی ہے اس جائیداد یا آمد کے علاوہ خلیفۂ وقت کی طرف سے جاری ہونے والی دیگر مالی تحریکات میں کیا وہ نمایاں حصہ لے رہی ہیں اگر لے رہی ہیں تو کس قدر؟

۲۔ کیا وہ شریعت کے احکام صوم و صلوٰۃ و پردہ وغیرہ کی پابند ہیں؟

۳۔ قرآن کریم کے پڑھنے یا پڑھانے کی تحریک میں کس قدر حصہ لے رہی ہیں؟

۴۔ کیا لجنہ اماء اللہ یا سلسلہ کی دیگر مساعی میں حصہ لیتی ہیں؟

۵۔ بچوں کی دینی تعلیم و تربیت میں وہ کیا جد و جہد کر رہی ہیں؟

۶۔ کیا وہ بد رسومات سے پرہیز کرتی ہیں؟

۷۔ کیا مندرجہ بالا امور میں انہیں غیر موصیات پر نمایاں امتیاز حاصل ہے؟

۸۔ یہ تمام کوائف ۳۱ر جنوری ۱۹۷۹ء تک مجلس کارپرداز کو پہنچ جانے چاہئیں؟

نوٹ:۔ امراء کرام/صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ براہ کرم اِس اعلان کو تمام موصیات تک پہنچانے کا اہتمام فرمائیں۔

(نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ)

قطعات محاسن قرآن مجید

گذشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت نظارت ہذا نے قرآن مجید کے محاسن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار و اقوال نہایت دیدہ زیب اور جاذبِ نظر رنگین دس قطعات پر مشتمل دو ہزار سیٹ تیار کروائے تھے جو اصل لاگت پر فروخت ہوئے اور بہت جلد ختم ہو گئے اور بہت سی جماعتوں کے مطالبات پورے نہ ہو سکے۔

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب کے مطالبے پر دوبارہ ان قطعات کے مزید ایک ہزار سیٹ شائع کئے جا رہے ہیں جو گذشتہ سال کی طرح اصل لاگت پر ہی فروخت کئے جائیں گے۔

یہ قطعات گھروں اور دیگر مقامات وغیرہ میں آویزاں کرنے کے لئے بہت مناسب ہیں اور تبلیغی لحاظ سے بھی بہت مفید ہیں۔ بالخصوص قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے کی تحریک کا موجب بنتے ہیں۔

جو جماعتیں یہ سیٹ خریدنا چاہیں وہ فوری طور پر مطلع فرمائیں یا پیشگی ادائیگی کر کے اپنے لئے ریزرو کروا لیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

اعلانِ نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیزم کیپٹن عبد الہادی کا نکاح عزیزہ صبیحہ بشیر ایم۔ اے بنت محترم جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعتِ احمدیہ لاہور کے ہمراہ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۰/۱۱/۷۸ بروز جمعۃ المبارک بمقام دار الذکر لاہور پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے اور نیک ثمرات سے نوازے۔ آمین

(خاکسار ڈاکٹر عبد اللطیف (ریٹائرڈ) 82-A نیو مسلم ٹاؤن لاہور)

پروگرام شبینہ اجلاس (بر موقع جلسہ سالانہ) مورخہ ۲۶ر فتح ۱۳۵۷ ہش / دسمبر ۱۹۷۸ء

۷ تا ۱۵-۷	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۱۵-۷ تا ۴۵-۷	جمع قرآن	مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب دہلوی
۴۵-۷ تا ۱۵-۸	اسلام میں انسانی حقوق	〃 مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب کراچی
۱۵-۸ تا ۳۵-۸	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سفرِ کشمیر	〃 مرزا عبد الصمد صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ

(ناظر اصلاح و ارشاد)

جلسہ سالانہ پر آنے والی بہنوں کے لئے ہدایات

ذیل کی ہدایات ہر شہر کی لجنہ اپنے اجلاسوں میں بھی سنا دیں اور مربیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ہو سکے تو جمعہ کو اعلان کر دیں تا ہر بہن تک یہ باتیں پہنچ جائیں:۔

۱۔ تمام خواتین زنانہ جلسہ گاہ میں تقریریں سننے کے لئے آئیں۔ گذشتہ سالوں میں یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ ایک بہت بڑی تعداد مردانہ جلسہ گاہ تقریریں سننے چلی جاتی ہے ایسا نہیں کرنا چاہیئے جب عورتوں کی جلسہ گاہ الگ بنتی ہے اس کا انتظام بھی الگ ہوتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اپنا جلسہ چھوڑ کر مردوں کی جلسہ گاہ کا انتظام خراب کرنے پہنچ جائیں۔

۲۔ ٹکٹ سٹیج بے وجہ نہ مانگیں بغیر حق کے اسی طرح کرسیوں کا ٹکٹ نوجوان لڑکیاں نہ لیں ضعیف بیمار خواتین ہی بامرِ مجبوری لیں۔

۳۔ تمام ٹکٹ ۲۵ کی رات سے قبل لے لئے جائیں اور اپنی صدر کی تصدیق ساتھ لائیں۔ جلسہ شروع ہونے کے بعد کوئی ٹکٹ نہیں دیا جائے گا۔

۴۔ جلسہ گاہ اِس دفعہ صدر انجمن احمدیہ کے میدان میں خلافت لائبریری کے پیچھے بنائی جا رہی ہے۔

۵۔ عورتوں کے قیام کا انتظام تین قیام گاہوں میں ہوگا۔ مہمان خانہ مستورات۔ دار الضیافت اور دفتر لجنہ اماء اللہ۔

۶۔ جلسہ کے دنوں میں پردہ کا خاص خیال رکھیں اور دورانِ جلسہ کوئی عورت بازاروں میں نہ پھرے۔

۷۔ جلسہ سالانہ کے تین دنوں میں مردوں سے درخواست ہے کہ کم سے کم اپنی بیویوں سے ملنے اجتماعی قیام گاہوں میں آئیں اور اپنا سامان الگ رکھیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ۔ یعنی کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج پیدا کیا ہے۔ مومن مایوس نہیں ہوتا۔
اپنی بیماری کے علاج کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں
نوٹ:۔ جواب کے لئے ۲۰ پیسے کے ٹکٹ ارسال کریں۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں!

فاضل الطب والجراحت حکیم حسن احمد فاروقی دواخانہ دار الامان ربوہ

دواخانہ خدمتِ خلق سالہا سال سے قادیان پھر اس کے بعد ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زیرِ سرپرستی بڑی کامیابی کے ساتھ کام کرتا رہا ہے اور اب بھی اسی طرح کام کر رہا ہے۔ آرڈر دے کر مستفیض ہوں

مینیجر دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

قائدین کرام سے گزارش ہے کہ عاملہ سال ۷۹-۱۹۷۸ء تشکیل فرما کر جلد منظوری کے لئے بھجوائیں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

صحت اور تندرستی کی بقا کیلئے ناصر دواخانہ ربوہ کی مفید و مجرب دوائیں استعمال کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۸۱۷

میں مریم بی بی بیوہ ناظر خان صاحب احمدی مرحوم قوم پٹھان مہمند پیشہ خانہ داری۔ عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۷۲ء ساکن بستان افغاناں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۵/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی ۱½ تولہ ڈنڈیاں قیمت -/۹۰۰ روپے۔

۲- گھریلو استعمال کے برتن وغیرہ قیمت -/۱۰۰۰ روپے

۳- حق مہر -/۳۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ- مریم بی بی

گواہ شد- یعقوب خان ولد ناظر خان صاحب مرحوم بستان افغاناں سیالکوٹ۔

گواہ شد- مقبول احمد خان ولد ناظر خان صاحب مرحوم بستان افغاناں ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر ۲۳۸۱۸

میں رانا اسد اللہ خان ولد چوہدری غلام مرتضیٰ خان صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد نمبر ۲ ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- ایک عدد مکان ۲۱۹ سی لطیف آباد ۲ کا مشترقہ حصہ مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپیہ۔

۲- ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی چالیس ہزار روپیہ

۳- متفرق اشیاء مالیتی دس ہزار روپیہ

کل دو لاکھ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد- رانا اسد اللہ خان ۲۱۹ سی لطیف آباد ۲ حیدر آباد سندھ۔

گواہ شد- محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ احمدیہ حیدر آباد۔

گواہ شد- عبد الغفار امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد سندھ۔

مسل نمبر ۲۳۸۱۹

میں بشریٰ بیگم زوجہ رانا اسد اللہ خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد ۲ ضلع حیدر آباد سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ روپیہ

۲- زیور طلائی وزن ۱۰ تولہ -/۶۰۰۰ روپیہ

تفصیل:-

چوڑیاں	بالیاں	کانٹے	انگوٹھیاں
۴ تولہ	۲ تولہ	۳ تولہ	۱ تولہ

کل وزن دس تولہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ- بشریٰ بیگم

گواہ شد- محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ حیدر آباد سندھ۔

گواہ شد- رانا اسد اللہ خان (خاوند موصیہ) C/219 لطیف آباد ۲ حیدر آباد سندھ۔

مسل نمبر ۲۳۸۲۰

میں صادقہ بیگم زوجہ عبد الرشید صاحب کوثر قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن اندرون موچی دروازہ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ

۲- کان کے بندے وزنی ½ تولہ -/۳۵۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰ روپیہ ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ- صادقہ بیگم زوجہ عبد الرشید کوثر صاحب۔

گواہ شد- عبد الرشید کوثر ولد عبد المجید خان صاحب۔ اندرون موچی گیٹ لاہور۔

گواہ شد- مبارک محمود پانی پتی ولد شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی رام گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۱۸ لاہور۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینیجر الفضل)

یہ اشیاء کن کی ہیں؟

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے واپسی پر ہمارے سامان کے ساتھ کچھ زائد سامان بھی آگیا ہے۔ وہ جس دوست کا ہو نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔

۱- ایک عدد کمبل

۲- ایک عدد تکیہ

۳- ایک بیگ چمڑے کا جس میں کپڑوں کے جوڑے اور ایک پلیٹ بھی ہے۔

۴- ایک عدد لالٹین۔

(نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ شہر ۱۸ اقبال پارک شیخوپورہ)

پتہ مطلوب ہے

مجھے اپنے ایک احمدی دوست حکیم طالب حسین صاحب خادم کا موجودہ پتہ درکار ہے جو پہلے بستی احمدیہ ڈاکخانہ مڈ کالو تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان میں رہتے تھے۔ اگر وہ یہ سطور پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔

(حکیم محمد اسلم اجمل۔ دواخانہ باغ و بہار خانپور ضلع رحیم یار خان)

ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۸ء کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اختتامی تقریر کتابی صورت میں شائع ہو گئی ہے اور دفتر مجلس مرکزیہ سے مل سکتی ہے۔ قیمت ۵۰ پیسے فی کاپی ہے۔ جملہ مجالس اپنی مطلوبہ تعداد سے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو مطلع فرمائیں۔

(شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سراسر جھوٹی اور شر انگیز تہمت کی پُرزور تردید

"پاکستان ٹائمز" مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۷۸ء کے صفحہ اول پر "PPI" کے حوالہ سے ایک خبر "Jew Professor in London to organise Bhutto Lobby" کے زیر عنوان شائع ہوئی ہے۔ جماعت احمدیہ کے مخالفین کے قدیمی وطیرہ کے مطابق اس مبینہ سازش میں خواہ مخواہ احمدیوں کو بھی ملوث کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بعض اردو اخبارات سے قطع نظر جو نہایت غیر ذمہ دارانہ طریق پر آئے دن جھوٹی خبریں شائع کرتے رہتے ہیں "پاکستان ٹائمز" ایسے مؤقر اخبار میں جماعت احمدیہ کے خلاف ایسی جھوٹی اور شرمناک تہمت کی اشاعت ازحد تعجب انگیز اور افسوسناک ہے۔ پی پی آئی کی یہ خبر جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے سر تا پا جھوٹ پر مبنی ہے اور اس کی حیثیت یکسر من گھڑت اور انتہائی شر انگیز تہمت سے زیادہ نہیں ہے۔

مبینہ سازش میں احمدیوں کی شرکت ظاہر کرنے کے لئے جو باتیں گھڑی گئی ہیں وہ اتنی مضحکہ خیز، خلاف واقعہ اور خلاف عقل ہیں کہ ان کا من گھڑت ہونا از خود عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ ایک بات یہ گھڑی گئی ہے کہ مذکورہ یہودی پروفیسر انگلستان سے افریقی ممالک کے دورہ پر جائے گا اور وہاں کے احمدیوں سے ملاقاتیں کرے گا جنہوں نے پاکستان میں اسلامی حکومت کو بدنام کرنے میں اُس کا ہاتھ بٹانے کا عہد باندھا ہے اور یہ کہ وہاں احمدی پاکستان کے بالآخر ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کا کھلے بندوں تذکرہ کر رہے ہیں۔ وہ پروفیسر افریقہ جاتا ہے یا نہیں اس سے ہمیں کوئی سروکار نہیں لیکن ہم یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ انتہائی مکروہ اور شرمناک جھوٹ پر مبنی بہتان عظیم ہے کہ افریقہ میں احمدی پاکستان کے خلاف کوئی سازش کر رہے ہیں۔ یہ کتنی مضحکہ خیز بات ہے کہ وہاں احمدی کھلے بندوں پاکستان کے خلاف پراپیگنڈہ کر رہے ہوں اور اس علی الاعلان پراپیگنڈے کا علم نہ وہاں کے عوام کو ہے اور نہ حکومتوں کو۔ اور اگر پتہ چلا ہے تو صرف پی پی آئی کے دروغ گو رپورٹر کو۔ صاف عیاں ہے کہ یہ من گھڑت اتہام ہے اور اس میں حقیقت کا خفیف سے خفیف شائبہ بھی نہیں ہے۔

دوسری بات اس من گھڑت خبر میں یہ کہی گئی ہے کہ یہودیوں اور احمدیوں نے پیپلز پارٹی کو برسر اقتدار لانے میں اہم کردار ادا کیا تھا اور اس پارٹی کی الیکشن مہم کے لئے "تل ابیب کے قادیانی مرکز" کی معرفت اسرائیل سے رقم آتی تھی۔ اس اتہام کا بھی سفید جھوٹ پر مبنی ہونا اس سے ہی ظاہر ہے کہ تل ابیب میں سرے سے جماعت احمدیہ کا کوئی مشن یا مرکز نہیں ہے اور نہ ہی اسرائیل میں جماعت کا کوئی سیاسی مشن ہے۔ جب تل ابیب میں جماعت کا مشن ہی نہیں ہے تو پھر اس کی معرفت رقم کی ترسیل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس اتہام کا بھی سر تا سر جھوٹ پر مبنی ہونا دو اور دو چار کی طرح واضح ہے۔

ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا دامن ہمیشہ سے اس قسم کی مکروہ حرکتوں اور خفیہ سازشوں سے یکسر پاک ہے۔ یہ قولاً ہی نہیں بلکہ عملاً اسلامی اخلاق کی علمبردار اور ان پر بہر صورت و بہر حال صحیح معنوں میں عمل پیرا رہنے والی ہے۔ [illegible] میں اسلامی اخلاق کو قائم رکھنا اس کا نصب العین ہے۔ یہ پاکستان کی دل سے بہی خواہ اور وفادار جماعت ہے۔ اس نے کبھی کسی تخریبی یا فساد انگیز تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ ایسی وفادار، بااصول اور امن پسند مذہبی جماعت کے خلاف اس قسم کی سراسر بے بنیاد الزام تراشی انتہائی ناروا ظلم کے مترادف ہے اور غایت درجہ مذمت کے قابل ہے۔ ہم اس ظلم کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اس کی پُرزور تردید کرتے ہیں وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا

مخالفین احمدیت کا یہ پرانا حربہ ہے کہ وہ کسی بھی سازش، تخریبی کارروائی یا قومی سطح پر رونما ہونے والی کسی بھی بُرائی یا مصیبت کو کسی ثبوت یا دلیل کے بغیر فوراً احمدیوں کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور سراسر جھوٹ اور فریب سے کام لے کر اس میں کمال ڈھٹائی سے احمدیوں کو ملوث کرنے میں قطعاً کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں بھی مخالفین احمدیت کی اس ظالمانہ روش کا بطور خاص نوٹس لیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو تحقیقاتی عدالت کی انگریزی رپورٹ صفحہ ۱۲۵) مذکورہ خبر میں بھی اسی قبیح شرمناک حربے کو کام میں لانے اور جھوٹ کی نجاست پر منہ مارنے کا انتہائی افسوسناک مظاہرہ کیا گیا ہے۔

ہم حیران ہیں کہ کسی مبینہ سازش میں احمدیوں کو بلاوجہ ملوث کرنے میں سرتاپا جھوٹ اور فریب سے کام لینے والے عقوبت رب عباد سے کیوں نہیں ڈرتے۔ وہ جھوٹ گھڑتے اور اسے پھیلانے میں بے خوفی کا مظاہرہ کرنے سے کیوں باز نہیں آتے اور کیوں انہوں نے اس حقیقت سے آنکھیں بند کر رکھی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں جھوٹوں پر لعنت کی ہے۔ ہم کمال ہمدردی اور دلسوزی سے ان سے یہ کہتے ہیں کہ—

تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

دعائے نعم البدل

میرا لڑکا عزیزم عبدالاعلیٰ ملک ابن عبدالمنان ملک ۲۵ ستمبر ۱۹۷۸ء کو نیو جرسی امریکہ سے جلسہ سالانہ اور اپنے ماموں کی شادی میں شامل ہونے کے لئے پاکستان پہنچا۔ اس کی عمر دس سال تھی اور وہ چوتھی جماعت میں پڑھتا تھا۔ ربوہ پہنچنے کے تین چار دن بعد اسے کھانسی کی تکلیف ہوئی۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد ڈاکٹری مشورہ کے تحت ۱۲ اکتوبر کو امریکن ہسپتال لاہور میں داخل ہوا لیکن افاقہ نہ ہوا۔ اور ۲۵ اکتوبر بروز بدھوار ۱۲ بجے شام اچانک وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

عزیز کی میت ربوہ لائی گئی۔ ۲۶ اکتوبر بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور تعزیت فرمائی۔ مرحوم کو قبرستان نمبر ۱ میں دفن کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم ملک مبارک احمد صاحب فاضل نے دعا کروائی۔

ربوہ اور دوالمیال سے احباب کثیر تعداد میں تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ اندرون اور بیرون پاکستان سے تاریں اور بہت تعزیتی خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جملہ احباب کی ہمدردی کا خاکسار شکریہ ادا کرتا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں کہ مرحوم کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جنت الفردوس میں جگہ دے اور وہ اپنے غمگین والدین کے سہارے کا باعث ہو اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

(عبداللہ خان کیپٹن ریٹائرڈ
باب الابواب ربوہ)

ولادت

میرے بیٹے عزیزم سفیر احمد باجوہ اسسٹنٹ منیجر باوٹران موٹرز عبداللہ ہارون روڈ کراچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۶ ستمبر کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی کی نواسی ہے اور اس کا نام فرحانہ قدسیہ تجویز ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، خادمہ دین، بابرکت، عمر دراز اور والدین کے لئے قرۃ العین کا باعث بنائے۔ آمین!

(نصیر احمد باجوہ۔ دارالبرکات ربوہ)

اعلان نکاح

محترمہ نصیرہ اقبال امینی صاحبہ بنت محترم ڈاکٹر محمود احمد صاحب امینی آف گوجرانوالہ کے نکاح کا اعلان مکرم مبارک احمد صاحب امینی ابن مکرم عبدالحق صاحب امینی مرحوم کے ساتھ بالعوض یکصد پونڈ حق مہر مکرم مولوی انیس الرحمان صاحب بنگالی مبلغ انچارج بریڈ فورڈ۔ انگلینڈ نے مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو بریڈ فورڈ میں کیا۔

جملہ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم اپنے فضل سے اس رشتہ کو جملہ عزیز و اقارب کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین!

(محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ گوجرانوالہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷